علامہ اقبالؒ — ترجمہ و توضیح: سید ذوالکفل بخاری

اے کہ بعد از تو نبوت شد بہر مفہوم شرک

اے کہ بر دلہا رموزِ عشق آساں کردہ ای
سینہ ہا را از تجلی یوسفستان کردہ ای

اے کہ صد طور است پیدا از نشانِ پائے تو
خاکِ یثرب را تجلی گاہِ عرفاں کردہ ای

اے کہ بعد از تو نبوت شد بہر مفہوم شرک
بزم را روشن ز نورِ شمعِ عرفان کردہ ای

اے کہ ہم نامِ خدا ، بابِ دیارِ علمِ تو
اُمیے بودی و حکمت را نمایاں کردہ ای

فیضِ تو دشتِ عرب را مطمحِ انظار ساخت
خاکِ ایں ویرانہ را گلشن بداماں کردہ ای

دل نہ نالد در فراقِ ماسوائے نورِ تو
خشک چوبے را ز ہجرِ خویش گریاں کردہ ای

(منقول از: روداد، انجمن حمایت اسلام لاہور، ۱۹۰۲ء)

ترجمہ: آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس کے بعد کسی بھی طرح کی نبوت کا تصور شرک ہے

(۱) آپ ﷺ نے ہمارے دلوں پر عشق کے راز آسان فرمادیئے۔ ہمارے سینے آپ کے پرتوِ ذات سے ایسے حسین ہو گئے جیسے حضرتِ یوسف علیہ السلام کا مسکن، (ان کی نورانیت سے)

(۲) آپ ﷺ کے قدموں کے نشان کی جگمگاہٹ ایک سو طور کے برابر ہے۔ آپ کی وجہ سے یثرب کی خاک اللہ تعالیٰ کی تجلی گاہ بن گئی۔ اور اللہ تعالیٰ کی پہچان کا سبب بنی۔

(۳) آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس کے بعد کسی بھی طرح کی نبوت کا تصور شرک ہے۔ آپ نے دنیا کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کے نور سے منور فرمادیا۔

(۴) آپ ﷺ کے شہرِ علم کا دروازہ خدا کا ہم نام ہے۔ اور آپ نے اُمّی ہونے کے باوجود پوشیدہ حکمتوں کو ظاہر فرمادیا۔

(۵) آپ ﷺ کی ذات کے فیض سے صحرائے عرب خوب صورت مناظر کا منتہا بن گیا۔ اس ویرانے کی مٹی میں آپ کی وجہ سے پھول کھل اٹھے۔

(۶) میرا دل آپ ﷺ کے نور سے جدائی کے علاوہ اور کسی چیز کے لئے نہیں روتا۔ جیسے مسجد نبوی کا خشک لکڑی والا 1 ستون آپؐ کے فراق میں رویا تھا۔

توضیح

(۱) پہلے شعر میں حسنِ یوسف علیہ السلام کا ذکر ہے۔

(۲) دوسرے شعر میں کوہِ طور کا ذکر ہے، جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام ذاتِ باری تعالیٰ سے محوِ کلام ہوا کرتے تھے۔

(۳) تیسرے شعر میں ختمِ نبوت کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے۔ علامہ اقبالؒ نے اپنے کلام اور گفتگوؤں میں جابجا عقیدے کی اہمیت اجاگر کی ہے۔

مثلاً ایک جگہ لکھتے ہیں: ''ختمِ نبوت کے معنیٰ یہ ہیں کہ کوئی شخص بعدِ اسلام اگر یہ دعویٰ کرے کہ مجھ میں ہر دو اجزاءِ نبوت کے موجود ہیں، یعنی یہ کہ مجھے الہام وغیرہ ہوتا ہے اور میری جماعت میں داخل نہ ہونے والا کافر ہے تو وہ شخص کاذب ہے اور واجب القتل۔ مسلیمہ کذاب کو اسی بنا پر قتل کیا گیا تھا'' ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں: ''قادیانی نظریہ ایک جدید نبوت کے اختراع سے قادیانی افکار کو ایک ایسی راہ پر ڈال دیتا ہے کہ اس سے نبوتِ محمد ﷺ کے کامل و اکمل ہونے کے انکار کی راہ کھلتی ہے''۔ ایک اور جگہ لکھتے ہیں: ''میں اس باب میں کوئی شک و شبہ اپنے دل میں نہیں رکھتا کہ یہ احمدی (قادیانی) اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں۔'' (فیضانِ اقبال، پنڈت نہرو کے نام خط ص ۳۲۰۔۳۲۴)

(۴) چوتھے شعر میں ایک حدیث کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ جس میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں، علی اس کا دروازہ ہیں، ابوبکر اس کی چھت ہیں، عمر اس کے ستون ہیں اور عثمان اس کی فصیل ہیں۔

(۵) پانچویں شعر میں عرب کی صحرائی اور بدوی زندگی کی طرف اشارہ ہے۔ یہ زندگی فطرت سے قریب تر ہوتی ہے۔ بقولِ اقبال:

فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی
یا بندۂ صحرائی یا مردِ کہستانی

(۶) چھٹے شعر میں ایک خاص واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ حضور ﷺ مسجدِ نبوی میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کھجور کے ایک سوکھے تنے سے ٹیک لگایا کرتے تھے۔ جب منبر تیار ہو گیا تو آپ ﷺ اس پر جلوہ افروز ہونے لگے۔ اس جدائی اور محرومی پر اس خشک تنے سے رونے کی آواز آئی تھی۔

مکتبۂ احرار لاہور کی
نئی پیش کش

خطیب الامت، بطلِ حریت امیرِ شریعت
سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کی مستند سوانح حیات،
ملی و دینی خدمات، جہد و ایثار اور عزیمت و استقلال کا
عظیم مرقع نیا ایڈیشن، رنگین و دیدہ زیب سرورق کے
ساتھ پہلے ایڈیشنوں سے یکسر مختلف اور منفرد

حیات امیر شریعت

مؤلف: جانباز مرزا (قیمت:-/150 روپے)

ملنے کا پتہ:
بخاری اکیڈمی دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
مکتبۂ احرار 69 سی حسین سٹریٹ وحدت روڈ
نیو مسلم ٹاؤن لاہور، فون: 5865465